DR. ZAKIR HUSAIN LIBRARY
JAMIA NAGAR
NEW DELHI-110025

طبقات الشافعیہ اور اس کے مؤلفین

از ڈاکٹر عبدالرشید صاحب استاذ عربی پٹنہ کالج، پٹنہ

اسلام کے ابتدائی دور ہی سے فقہ اسلامی کی بنیاد پڑ چکی تھی۔ اور اس فن میں صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت کو پوری مہارت حاصل تھی۔ شیخ محمد خضری متوفی ۱۳۴۵ھ نے اپنی کتاب "تاریخ التشریع الاسلامی" میں اس فن پر مفصل کلام کیا ہے اور مختلف مقامات پر اس فن کے ماہر صحابہ کرام اور تابعین عظام کا تذکرہ کیا ہے۔ مدینہ منورہ میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ (۹ ق ھ — ۵۸ ھ) اور عبداللہ بن عمرؓ وغیرہ کی ذات گرامی تھی، مکہ مکرمہ میں عبداللہ بن عباسؓ (م ۶۸ ھ) اور مجاہد بن جبیرؒ (۲۱ — ۱۰۴ ھ) وغیرہ تھے اور بصرہ میں انس بن مالکؓ (م ۹۳ ھ) اور محمد بن سیرینؒ (۳۳ — ۱۱۰ ھ) وغیرہ تھے، اسی طرح کوفہ، شام، مصر اور یمن کے علاقوں میں بھی فقہاء کی ایک جماعت مسند افتاء پر رونق افروز تھی۔

پھر جب عباسی دور آیا تو اور علوم کی طرح علم فقہ کی بھی خوب ترقی ہوئی، اور اسی دور میں اس فن کو ضبط تحریر میں لایا گیا اور مکمل طور پر اس کی تدوین اور نشر و اشاعت ہونے لگی۔ ان دنوں مدینہ منورہ فقہاء اور محدثین کا مرکز اور طالبان فقہ اور رواۃ حدیث کا مرجع تھا، پھر جب عراق

عباسیوں کی خلافت مستحکم اور مضبوط ہوگئی تو یہاں بھی فقہ کی اشاعت ہونے لگی۔

حجاز کے فقہاء کو روایت حدیث میں اعلیٰ مقام حاصل تھا اور حدیث پر ان کی نظر بہت گہری تھی، اس لئے ان لوگوں نے اپنے احکامات کی بنیاد نصوص پر رکھی اور خبر و اثر کی موجودگی میں قیاس سے بالکل اجتناب کیا اور ان کے امام حضرت امام مالک بن انسؒ (۹۵ ــ ۱۷۹ھ) قرار پائے۔ اور عراق کے فقہاء حدیث کی روایت میں بہت محتاط اور اس کی صحت و سقم کی جانچ پڑتال میں بہت سخت تھے، اس لئے ان کو شرعی احکامات کے استنباط کرنے میں قیاس کی طرف رجوع کرنا پڑا۔ اور ان کے امام حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی (۸۰ ــ ۱۵۰ھ) تھے، خلیفہ منصور نے ان کا خوب اعزاز و اکرام کیا اور ان کے مسلک کی موافقت کی۔

امام اعظم کے بعد حضرت امام شافعیؒ (۱۵۰ ــ ۲۰۴ھ) آئے۔ انھوں نے امام مالک اور امام محمد بن الحسن (۱۳۱ ــ ۱۸۹ھ) سے تلمذ کا شرف حاصل کیا، پھر امام محمد سے خوب مناظرے بھی کئے اور اپنا ایک مستقل مسلک بنایا۔ عراق میں اپنے قدیم مسلک کو مدون کیا، پھر مصر چلے گئے اور اپنے مسلک کی تنقیح کرنے کے بعد اس کو ایک نئی صورت عطا کی اور اس کی نشر و اشاعت میں مصروف ہو گئے۔

پھر امام احمد بن حنبلؒ (۱۶۴ ــ ۲۴۱ھ) اس میدان میں آئے، امام شافعی سے علم حدیث اور بعض احناف سے قیاس کی حقیقت سے روشناس ہوئے اور نجد و بحرین کے علاقوں میں یہ بھی ایک نئے مسلک کی بنیاد رکھنے والے بنے۔

امام شافعیؒ نے اپنے مسلک کی ترویج کے لئے بذات خود پوری کوشش کی، پھر ان کے شاگردوں اور ان کی اتباع کرنے والوں نے بھی اس مسلک کی نشر و اشاعت میں پوری جدوجہد کی، یہاں تک کہ دونوں عراق، فارس، خراسان، چین، ہندوستان اور ان کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی امام شافعیؒ کا مسلک رائج ہوگیا۔ اور ان تمام علاقوں میں ایسی عظیم شخصیتیں پیدا ہوئیں جنھوں نے اس مسلک میں چار چاند لگا دیئے۔

پھر چاروں ائمہ کے تلامذہ اور متبعین نے ان کے حالات اور ان کے مسلک کے ممتاز فقہاء اور جید علماء کے تراجم وسیر اور نادر اقوال کو کتابی شکل میں جمع کرنے کے کام اپنے ذمے لئے۔ ان میں سے بعض کتابیں تو صرف ایک امام یا ایک فقیہ کے تذکرے پر مشتمل ہیں، جیساکہ داؤد ظاہری (م ۲۷۰ھ) کی کتاب "مناقب الشافعی"[1] ہے اور بعض کتابیں مختلف اشخاص کے حالات پر مشتمل ہیں۔ جیساکہ ہیثم بن عدی (۱۱۴ھ — ۲۰۴ھ) کی کتاب "تاریخ الفقہاء والمحدثین"[2] ہے اور عبد الملک المالکی (۱۷۴ — ۲۳۸ھ) کی کتاب "طبقات الفقہاء والتابعین"[3] ہے۔ اس کے بعد چاروں ائمہ کے مسلک کے موافق الگ الگ فقہاء کی تاریخ مدوّن کی جانے لگی۔ احناف نے اپنے فقہاء کی تاریخ الگ مدون کی اور شوافع نے الگ۔ اور ٹھیک یہی طریقہ امام مالک اور امام احمد بن حنبل کے ماننے والوں نے بھی اپنایا۔ اور یہ کتابیں "طبقات الحنفیہ" اور "طبقات الشافعیہ" وغیرہ کے ناموں سے مشہور ہوئیں۔ یہ طریقہ علماء کے نزدیک دوسرے علوم میں بھی بہت مقبول ہوا، اور بعض نے قاریوں کے حالات کے متعلق "طبقات القراء" اور بعض نے ادیبوں کے متعلق "طبقات الادباء" اور "طبقات الشعراء" وغیرہ تصنیف کئے۔

امام داؤد ظاہری (م ۲۷۰ھ) پہلا شخص ہے جس نے امام شافعی کے مناقب اور فضائل تحریر کئے۔ پھر زکریا بن یحیی الساجی (م ۳۰۷ھ) اور عبدالرحمن بن ابی حاتم الرازی (م ۳۲۷ھ) نے ان کے حالات قلمبند کئے جیساکہ تاج الدین سبکی نے اپنی کتاب میں تحریر کیا ہے[4]۔

چوتھی صدی کے بعد شافعی المسلک فقہاء اور علماء کے حالات وتراجم سے متعلق کتابیں کثرت

---

(۱) طبقات السبکی ۱/۱۸۵

(۲) کشف الظنون: ۱۱۰۵، الاعلام ۹/۱۱۴

(۳) الکشف: ۱۱۰۵ ـ الاعلام ۴/۳۰۲ ـ الدیباج المذہب: ۱۵۴ ـ میزان الاعتدال ۲/۱۴۸

(۴) طبقات السبکی ۱/۱۸۵

سے متعلق ہیں۔ بعض مصنفین نے اپنی تالیفات میں صرف انہی فقہاء اور علماء کے تذکرے کئے ہیں جو کسی مخصوص شہر یا ملک کے باشندہ تھے۔ جیسے خطیب بغدادی (م ۴۶۳ ھ) کی "تاریخ بغداد"، حاکم (م ۴۰۵ ھ) کی "تاریخ نیسابور"، ابن عساکر (م ۵۷۱ ھ) کی "تاریخ دمشق" اور ابن سمرۃ الجعدی (م ۵۸۶ ھ) کی "طبقات فقہاء الیمن" وغیرہ اس نوع کی کتابوں میں شامل کی جا سکتی ہیں۔ تذکرہ کی کتابوں میں فقہاء کے حالات کے ساتھ ان کے نادر اقوال کا بھی بعض مؤلفین نے ذکر کر دیا ہے تاکہ بعد میں آنے والے افراد ان کے حالات اور اقوال سے فائدہ اٹھا سکیں۔

اس وقت ہم صرف ان کتابوں کا جائزہ لیں گے جو "طبقات الشافعیہ" یا "تاریخ الفقہاء الشافعیہ" یا ان جیسے کسی اور نام سے موسوم ہیں اور تراجم وحالات کے بیان میں کسی خاص زمان ومکان کی قید سے بالاتر ہیں۔

مختلف کتب خانوں کی قلمی کتابوں کی فہرستوں اور حوالے کی دوسری کتابوں کی مدد سے مجھکو اب تک اس نوع کی ۳۰ کتابوں کا پتہ چل سکا ہے جن میں سے اکثر تو ناپید ہو چکی ہیں اور ان کے ناموں کے علاوہ دوسری تفصیلات نہیں ملتیں اور بعض کے صرف ایک یا چند قلمی نسخے پوری دنیا کے مختلف کتب خانوں کی زیب وزینت بنے ہوئے ہیں۔ صرف تین چار کتابیں اب تک طبع ہو سکی ہیں۔ اب ہم ان کتابوں کو ان کے مصنفین کے سال وفات کی ترتیب سے ذکر کر رہے ہیں تاکہ ان کی تالیفات کا زمانہ بآسانی معلوم ہو سکے۔

(۱) عمر بن علی، ابوحفص المطوعی[1] (م تقریباً ۴۴۰ ھ)۔ ان کی کتاب "المذہب فی ذکر شیوخ المذہب" ہے اور یہ کتاب اس نوع کی پہلی تصنیف ہے — طبقات السبکی ۱/۱۱۲۔

---

(۱) حالات کے لئے دیکھئے: طبقات السبکی ۱/۱۱۲، یتیمۃ الدہر ۴/۳۱۱، الاعلام ۵/۲۱۵، اللباب ۳/۱۰۲

(۲) طاہر بن عبد اللہ، القاضی ابو طیب طبری[1] (م ۴۵۰ھ) امام شافعی کی پیدائش اور حالات کے متعلق ان کی ایک مختصر تصنیف ہے جس کے آخر میں شافعی المسلک فقہاء کا تذکرہ ہے — کشف الظنون : ۱۱۰۰، خطبۃ العقد المذہب۔

(۳) محمد بن احمد بن محمد، القاضی ابو عاصم العبادی الہروی[2] (م ۴۵۸ھ)۔ ان کی کتاب "طبقات الفقہاء الشافعیہ" ہے یہ کتاب بہت مختصر ہے حالات کی طرف بالکل توجہ نہیں دی گئی ہے۔ بلکہ اکثر فقہاء کے صرف نام شمار کرا دئے گئے ہیں اور بس۔ لیکن بہت سے افراد کے ایسے اقوال کو جمع کر دیا گیا ہے جس میں وہ منفرد ہیں۔ یہ کتاب تصحیح کرنے کے بعد لیڈن سے ۱۹۶۴ء میں شائع ہو چکی ہے۔

(۴) ابراہیم بن علی، الشیخ ابو اسحاق شیرازی[3] (م ۴۷۶ھ)۔ ان کی تصنیف "طبقات الفقہاء" ہے، یہ کتاب بھی مختصر ہے، اس میں بھی نادر اقوال کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن یہ کتاب صرف شافعی المسلک فقہاء کے لئے مخصوص نہیں ہے بلکہ اس میں ائمہ اربعہ کے علاوہ اصحاب ظواہر کے بھی حالات بھی موجود ہیں۔ یہ کتاب ۱۳۵۶ھ میں بغداد سے شائع ہو چکی ہے، مگر اغلاط سے پُر ہے، ضرورت ہے کہ تصحیح کرکے پھر اس کی اشاعت کی جائے۔

---

(۱) طبقات العبادی : ۱۱۴۔ طبقات السبکی ۳/۱۷۶۔ کتاب العبر ۳/۲۲۲۔ الاعلام ۳/۲۲۱۔ معجم المؤلفین ۵/۳۷۔ شذرات الذہب ۳/۳۲۵۔ طبقات المصنف : ۵۱۔ دول الاسلام ۱/۲۴۔

(۲) وفیات الاعیان ۳/۳۵۱۔ تہذیب النووی : ۷۳۴۔ الشذرات ۳/۳۰۶۔ کتاب العبر ۳/۲۴۳۔ طبقات المصنف : ۵۷، الاعلام ۶/۲۰۶۔ السبکی ۳/۴۲

(۳) الاعلام ۱/۴۴۔ تہذیب النووی : ۲۲۶۔ معجم البلدان ۳/۳۸۱۔ النجوم الزاہرۃ ۵/۱۱۷۔ دول الاسلام ۲/۵، معجم المؤلفین ۱/۶۹۔ المنتظم ۹/۷۔ طبقات السبکی ۳/۲۸۱۔ العقد مخطوط ۵۵

(۵) عبداللہ بن یوسف الجرجانی، ابومحمد الشافعی[1] (م ۴۸۹ ھ)، ان کی کتاب "طبقات الفقہاء الشافعیہ" ہے۔ طبقات السبکی ۱۱۴/۱ ۔ الکشف ۱۱۰۰ ۔ العقد المذہب رقم ۲۸۴ ۔

(۶) عبدالوہاب بن محمد، القاضی ابو محمد الشیرازی[2] (م ۵۰۰ ھ) ان کی کتاب کا نام "تاریخ الفقہاء" ہے ــــ الکشف ۱۱۰۰ ۔ خطبۃ العقد المذہب۔

(۷) محمد بن عبدالملک الشافعی الہمدانی[3] (م ۵۲۱ ھ) ان کی تالیف "طبقات الفقہاء" کے نام سے موسوم ہے ــــ السبکی ۸۰/۴ ۔ کشف الظنون : ۱۱۰۵ ۔

(۸) عبدالقاہر بن عبداللہ۔ الشیخ ابوالنجیب السہروردی[4] (م ۵۶۳ ھ)، طبقات الفقہاء کے بارے میں ان کی بھی ایک تصنیف ہے ــــ الکشف : ۱۱۰۰ ۔ خطبۃ العقد المذہب

(۹) علی بن زید بن محمد، ابوالحسن البیہقی، ظہیرالدین[5] (م ۵۶۵ ھ) ان کی مشہور کتاب "وسائل الالمعی فی فضائل اصحاب الشافعی" ہے ــــ طبقات السبکی ۱۱۴/۱ ۔ خطبۃ العقد المذہب۔

---

(۱) معجم المؤلفین ۱۶۴/۶ ۔ طبقات السبکی ۲۱۹/۳ ، ہدیۃ العارفین ۴۵۳/۱ ۔ تذکرۃ الحفاظ ۱۵/۴ العقد المذہب رقم : ۲۸۴

(۲) الاعلام ۳۳۶/۴ ۔ ہدیۃ العارفین ۶۳۷/۱ ۔ شذرات الذہب ۴۱۳/۳ ۔ طبقات السبکی ۲۶۹/۴ ۔ العقد المذہب رقم ۲۸۸ ۔

(۳) حالات کے لئے دیکھئے : الاعلام ۱۲۷/۷

(۴) الوفیات ۳۷۳/۲ ۔ الشذرات ۲۰۸/۴ ۔ الاعلام ۱۷۴/۴ ۔ السبکی ۲۵۶/۴ ۔ کتاب العبر ۱۸۱/۴ ۔ معجم البلدان "سہرورد" کی بحث میں ۔ طبقات ابن شہبہ رقم ۳۰۹ ۔ العقد المذہب رقم ۳۴۴

(۵) معجم الادباء ۲۰۸/۵ ۔ الہدیۃ ۶۹۹/۱ ۔ الکشف ۲۹۸ ۔ الاعلام ۱۰۰/۵

(۱۰) عثمان بن عبدالرحمن، تقی الدین، ابو عمرو ابن الصلاح الشہرزوری[1] (م ۶۴۳ ھ)
ان کی تصنیف "طبقات الفقہاء" ہے۔ تاج الدین سبکی نے لکھا ہے کہ موت ان کے درمیان اور ان کے مقصود کے درمیان حائل ہو گئی، داعی اجل کو لبیک کہا اور کتاب مسودہ کی حالت میں باقی رہ گئی۔ امام نووی (م ۶۷۶ ھ) نے اس کتاب کی تلخیص کی اور کچھ مزید اسماء کا اضافہ کیا۔ لیکن یہ بھی مسودہ ہی کی حالت میں تھا کہ نووی بھی فوت ہو گئے۔ پھر اس کی تبییض شیخ ابوالحجاج مزّی نے کی طبقات السبکی ۱/۱۱۴۔

ابن الصلاح کی اس فن میں ایک اور کتاب ہے اور یہ کتاب ابوحفص المطوعی کی کتاب المذہب فی ذکر شیوخ المذہب کا انتخاب ہے۔ سبکی نے اس کتاب سے استفادہ کیا ہے۔ طبقات السبکی ۱/۱۱۴۔

(۱۱) اسماعیل بن ہبۃ اللہ "ابن باطیش" الموصلی، الشیخ عمادالدین[2] (م ۶۵۵ ھ)۔ ان کی کتاب "طبقات الشافعیہ" ہے۔ جس کی تصنیف سے ۶۴۴ھ میں ان کو فراغت ہوئی — طبقات السبکی ۱/۱۱۴۔ العقد رقم ۲۰۱۔

(۱۲) عمر بن بندار، القاضی کمال الدین، ابوحفص التفلیسی[3] (م ۶۷۲ ھ)۔ فقہاء کے حالات کے متعلق ان کی بھی ایک تالیف[4] ہے۔ جمال الدین الاسنوی نے اپنی "طبقات الشافعیہ" مرتب

---

(۱) الاعلام ۴/۳۶۹۔ الشذرات ۵/۲۲۱۔ النجوم الزاہرۃ ۶/۳۵۴۔ مفتاح السعادۃ ۱/۳۹۷، ۲/۲۱۴۔ الوفیات ۲/۴۰۸۔ التاج المکلل رقم ۵۶۔ طبقات المصنف ۸۴۔ العقد رقم ۴۰۴

(۲) الاعلام ۱/۳۲۷۔ معجم المؤلفین ۲/۲۹۸۔ العقد المذہب رقم ۲۰۱۔ الشذرات ۵/۲۷۵۔

(۳) طبقات السبکی ۵/۱۴۲۔ طبقات ابن قاضی شہبہ رقم ۴۰۴۔ العقد رقم التعلیق ۲ تحت الرقم ۱۱۔

(۴) تفلیسی، مطوعی، اور ابن باطیش وغیرہ کی کتابوں سے ابن الملقن، تاج الدین سبکی، جمال الدین اسنوی اور دوسرے متاخرین نے خوب فائدے اٹھائے ہیں، جیسا کہ ان کی کتابوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔

بکرتے وقت اس سے استفادہ کیا ہے ۔ (خطبۂ طبقات الاسنوی، مخطوطہ خدابخش لائبریری)

(۱۳) علی بن انجب بن عبداللہ البغدادی، تاج الدین ابو طالب ابن الساعی[1] (۵۹۳ – ۶۷۴ھ) ابو اسحاق شیرازی کی "طبقات الفقہاء" کا ذیل انھوں نے سات جلدوں میں مرتب کیا تھا۔ کشف الظنون: ۱۱۰۰

(۱۴) یحییٰ بن شرف، الشیخ محی الدین ابوزکریا النووی[2] (م ۶۷۶ھ) ان کی تصنیف "طبقات الشافعیۃ" ہے اور یہ وہی کتاب ہے جس کو ابن الصلاح کی طبقات سے ملخص کرکے کچھ اسماء کا اضافہ کر دیا تھا۔ اس کا ایک مخطوطہ مصر کے خدیویہ کتب خانہ میں محفوظ ہے ۔ فہرست خدیویہ لائبریری ۷۹/۵۔

(۱۵) یوسف بن عبدالرحمٰن، جمال الدین ابوالحجاج المزّی[3] (م ۷۴۲) ان کی تالیف کا نام بھی طبقات الشافعیہ ہے یہ وہی ہے جس کو امام نووی مسودہ کی حالت میں چھوڑ کر فوت ہوگئے تھے اور مزّی نے اس کی تبییض کی تھی ۔ طبقات السبکی ۱۱۴/۱

(۱۶) سلیمان بن جعفر الاسنوی المصری الشافعی،[4] (م ۷۵۶ھ) ان کی کتاب بھی "طبقات الشافعیۃ" کے نام سے موسوم ہے ۔ ایضاح المکنون ۷۹/۲

(۱۷) عبدالوہاب بن علی بن عبدالکافی، تاج الدین، ابونصر السبکی[5] (م ۷۷۱ھ) ان کی ایک کتاب کا نام "طبقات الشافعیۃ الکبریٰ" ہے۔ ۶ جلدوں میں قاہرہ ۱۳۲۴ھ میں چھپ چکی ہے۔

---

(۱) حالات کے لئے دیکھئے: الاعلام ۷۱/۵ ۔ البدایۃ والنہایۃ ۲۷۰/۱۳ ، الجواہر المضیۃ ۳۵۷/۱۔

(۲) الاعلام ۱۸۴/۹ ۔ العلاء بن النفیس ۲۴/۱ ۔ الشذرات ۳۵۴/۵ ۔ مفتاح السعادۃ ۳۹۸/۱ ۔ النجوم الزاہرۃ ۲۷۸/۷ ۔ السبکی ۱۶۵/۵ ۔ طبقات المصنف ۸۶ ۔ المستدرک ۳۱۹

(۳) التاج المکلل ۴۷۵ ۔ الدرر الکامنۃ ۴۵۷/۴ ۔ دول الاسلام ۱۹۲/۲ (۴) ایضاح المکنون ۹/۲

(۵) الاعلام ۳۳۵/۴ ۔ الدرر الکامنۃ ۴۲۵/۲ ، حسن المحاضرۃ ۱۸۳/۱ ۔ فہرست الخدیویۃ ۲۴۳/۵

یہ کتاب بہت مفصل ہے اور فقہاء کے حالات پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے، مگر کچھ اغلاط اس کتاب میں بھی موجود ہیں۔ پھر تصحیح کر کے قاہرہ سے شائع کی جا رہی ہے، چند سال پہلے اس کے تصحیح شدہ نئے ایڈیشن کا پہلا حصہ علی گڑھ میں میری نظر سے گذر چکا ہے۔

دوسری کتاب "طبقات الشافعیۃ الوسطی" اور تیسری کتاب "طبقات الشافعیۃ الصغری" ہے۔ یہ دونوں کتابیں اب تک شائع نہ ہو سکی ہیں۔ ان دونوں کا ایک ایک نسخہ خدیویہ لائبریری اور برلن لائبریری میں محفوظ ہے۔ دوسرے کتب خانوں میں بھی ان کے نسخے پائے جاتے ہیں ــــ (فہرست برلن لائبریری ۹/۴۴۵-۴۴۶، فہرست خدیویہ لائبریری ۵/۷۸-۷۹)

(۱۸) عبد الرحیم بن الحسن بن علی، جمال الدین ابو محمد الاسنوی[1] (م ۷۷۲ھ) ان کی کتاب بھی "طبقات الشافعیہ" ہے۔ اس کے چند نسخے مشرق و مغرب کے کتب خانوں میں موجود ہیں۔ ایک نسخہ خدابخش لائبریری، پٹنہ میں بھی موجود ہے ــــ مفتاح الکنوز ۲/۳۱۵

(۱۹) اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضو بن درع البصروی الدمشقی، ابو الفداء، عماد الدین[2]، (۷۰۱-۷۷۴ھ) - ان کی کتاب بھی "طبقات الشافعیہ" ہے۔ الاعلام ۱/۳۱۷ - الکشف: ۱۱۰۲

(۲۰) محمد بن عبد الرحمٰن، القاضی شمس الدین العثمانی، قاضی صفد[3]، (م ۷۸۰ھ) ان کی کتاب "طبقات الفقہاء الشافعیہ" ہے ــــ الکشف ۱۱۰۲ - ۱۱۰۵

(۲۱) محمد بن عبد الرحمٰن بن محمد بن علی، ابو عبد اللہ شرف الدین الانصاری المصری[4] (۷۳۶ - تقریباً ۸۰۰) - ان کی کتاب "الکافی معرفۃ علماء مذہب الشافعی" ہے۔ اس کا ایک

---

(۱) البدر الطالع ۱/۳۵۲ - خطط مبارک ۵/۹۳، الدرر الکامنۃ ۲/۳۵۴ - الاعلام ۴/۱۱۹

(۲) حالات کے لئے دیکھئے: الدارس ۱/۳۶ - الشذرات [illegible] البدر الطالع ۱/۱۵۳۔ الدرر الکامنۃ ۱/۳۷۳

(۳) کشف الظنون ۱۱۰۲، ۱۱۰۵ (۴) الاعلام ۷/۶۹

مخطوطہ ... لائبریری میں محفوظ ہے ۔ فہرست الخدیویۃ ۵/۱۳۶

(۲۲) عمر بن علی بن احمد بن محمد بن عبداللہ الانصاری، الشافعی، الاندلسی، المصری، سراج الدین ابوحفص، المعروف بابن الملقن وابن النحوی[1] (۷۲۳ ــ ۸۰۴) ۔ ان کی کتاب "العقد المذہب فی طبقات حملۃ المذہب[2]" ہے ۔

(۲۳) احمد بن اسماعیل بن خلیفہ، القاضی شہاب الدین، المعروف بابن الحسبانی[3] (۷۴۹ ــ ۸۱۵) ۔ ان کی کتاب "طبقات الشافعیہ" ہے ۔ ایضاح المکنون ۲/۷۹

---

(۱) الضوء اللامع ۶/۱۰۰ ــ ۱۰۵ ۔ لحظ الالحاظ لابن فہد المکی : ۱۹۱ ۔ طبقات المصنف : ۹۰ ۔ دائرۃ المعارف البستانی ۴/۴۷ ۔ الہدیۃ ۱/۷۹ ۔ انباء الغمر ۸۰۴ھ کے وفیات کے ضمن میں ۔ البدر الطالع ۱/۵۰۸ ــ ۵۱۱ ۔ الشذرات ۷/۴۴ ۔ ذیل طبقات الحفاظ للسیوطی ۳۶۹ ۔ حسن المحاضرۃ ۲۰۱ ۔ الاعلام ۵/۲۱۸ ۔ معجم المؤلفین ۷/۲۹۷ ، الخطط التوفیقیۃ ۴/۱۰۵ ۔ ایضاح المکنون ۱/۱۵۳

(۲) ابن ملقن اپنے عصر کے جید عالم تھے، معاصرین اور اساتذہ کی نگاہ میں بڑی قدر ومنزلت رکھتے تھے ۔ فقہ وحدیث کے علاوہ دوسرے علوم میں بھی ان کو درک حاصل تھا ۔ تقریباً تین سو کتابیں تصنیف کیں اور ان میں سے اکثر کتابیں کئی کئی ضخیم جلدوں پر مشتمل ہیں ۔ ان کی اکثر کتابیں ضائع ہو چکی ہیں اور کچھ کتابیں اب بھی بعض کتب خانوں میں محفوظ ہیں ۔ "العقد المذہب" شافعی المسلک فقہاء کے تذکرے پر مشتمل ہے ۔ یہ کتاب بہت سی خوبیوں کی حامل ہے ۔ نادر اقوال کا خاص طور سے اہتمام کیا گیا ہے ۔ حالانکہ تو طویل ہیں مختصر

یہ کتاب تین طبقات اور ایک ذیل پر مشتمل ہے ۔ پہلا طبقہ ۴۳ طبقات میں تقسیم کر دیا گیا ہے اور ہر طبقہ حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب ہے ۔ اور یہ طبقہ امام شافعی کے زمانہ سے ۲۰۲ھ تک کے عظیم المرتبت فقہاء اور علماء کے حالات کے لئے مخصوص ہے ۔ جن کی مجموعی تعداد ۲۶۲ ہے ۔ راقم السطور نے تین قدیم نسخوں کی مدد سے اس طبقہ کی تصحیح کی ہے ۔ تعلیقات کے ساتھ ایک مبسوط مقدمہ لکھنے کے بعد ۱۹۷۱ء میں پٹنہ یونیورسٹی میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے لئے پیش کیا اور ۱۹۷۳ء میں یہ ڈگری عطا کی گئی ۔

(۳) الاعلام ۱/۹۲ ۔ لحظ الالحاظ : ۲۴۴ ۔ الضوء اللامع ۱/۲۳۴

(۲۴) محمد بن یعقوب الشیرازی، مجد الدین الفیروز آبادی[1] (م ۸۱۷ھ)۔ ان کی کتاب "المرقاۃ الارفعیہ فی طبقات الشافعیۃ" ہے ـــ الکشف : ۱۱۰۲، فہرست برلن لائبریری رقم ۱۰۰۴۲۔

(۲۵) محمد بن ابی بکر بن علی المرجانی، المکی، نجم الدین[2] (۷۶۰ ـــ ۸۲۷ھ)۔ ان کی کتاب "طبقات الشافعیۃ" ہے ـــ ایضاح المکنون ۲/۷۹

(۲۶) احمد بن الحسین الشافعی الرملی، الشیخ شہاب الدین ابن ارسلان (م ۸۴۴ھ) ان کی تصنیف بھی "طبقات الشافعیۃ" کے نام سے موسوم ہے۔ کشف الظنون : ۱۱۰۲۔ فہرست برلن لائبریری رقم ۱۰۰۴۲

(۲۷) ابو بکر بن احمد بن محمد، تقی الدین ابن قاضی شہبۃ[3] (م ۸۵۱ھ) ان کی کتاب بھی "طبقات الشافعیۃ"[4] ہے، مختلف کتب خانوں میں اس کے چند نسخے محفوظ ہیں۔ خدا بخش لائبریری پٹنہ میں بھی اس کے دو مخطوطے محفوظ ہیں۔ لیکن دوسرا مخطوطہ پہلے نسخہ سے منقول ہے۔ مفتاح الکنوز ۲/۳۱۵، ۵۶۱۔

---

(۱) حالات کے لئے دیکھئے : البدر الطالع ۲/۲۸۰۔ الضوء اللامع ۱۰/۷۹۔ مفتاح السعادۃ ۱/۱۰۴۔ الاعلام ۸/۱۹۔ اس میں مذکور ہے کہ ان کی ایک "المرقاۃ الوفیۃ فی طبقات الحنفیۃ" حالانکہ یہ شافعی مسلک تھے۔ مگر اس کتاب میں "المرقاۃ الارفعیۃ فی طبقات الشافعیۃ" کا ذکر نہیں ہے۔

(۲) بغیۃ الوعاۃ : ۲۵، الضوء اللامع ۷/۱۸۲۔ الاعلام ۶/۲۸۲

(۳) الاعلام ۱/۳۵۔ الضوء ۱۱/۲۱۔ الشذرات ۷/۲۶۹۔ ایضاح المکنون ۱/۳۰۲

(۴) چند سال بیشتر اس کتاب کو چند مخطوطات کی مدد سے حافظ عبد العلیم خاں، لکچرر شعبہ دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ایڈٹ کر چکے ہیں اور اس کام کی بنیاد پر ان کو ڈاکٹریٹ کی ڈگری مل چکی ہے۔

(۲۸) اسماعیل بن ابراہیم بن شرف ، ابو الفداء عماد الدین الشافعی المقدسی[1] (۸۱۷۔ ۸۵۲) ان کی کتاب بھی طبقات الشافعیہ ہے — ایضاح المکنون ۲/ ۷۹۔

(۲۹) محمد بن احمد العامری الدمشقی الغزی، ابو البرکات رضی الدین[2] (م ۸۶۴ھ) ان کی کتاب "بہجۃ الناظرین الی تراجم المتاخرین من الشافعیۃ البارعین" ہے ۔ مصری لائبریری میں ۳۴۴۳ نمبر کے تحت اس کا ایک نسخہ محفوظ ہے ۔ فہرست دار الکتب المصریۃ ۵/ ۴۱۱۔

(۳۰) حمزہ بن احمد بن علی الحسینی الشافعی ، عز الدین[3] (۸۱۸ — ۸۷۴) ان کی کتاب "طبقات ابن قاضی شہبۃ" کا ذیل اور تکملہ ہے — کشف الظنون ۱۱۰۲

(۳۱) محمد بن عبد الرحمن بن محمد العمری ، العلیمی ، شمس الدین ابو عبد اللہ الحنبلی العثمانی[4] (۸۰۶ — ۸۷۳) ان کی کتاب طبقات الفقہاء الشافعیہ ہے — الکشف ۱۱۰۰ — ۱۱۰۵۔

(۳۲) محمد بن محمد بن عبد اللہ بن خیضر، قطب الدین ، ابو الخیر ، ابن الخیضری[5] الشافعی الزبیدی الدمشقی ، (۸۲۱ — ۸۹۴) ان کی تصنیف "لمع الالمعیۃ لاعیان الشافعیۃ" ہے۔ — کشف الظنون : ۱۱۰۲ ۔ فہرست برلن لائبریری رقم ۱۰۰۴۲۔

---

(۱) الضوء اللامع ۲/ ۲۸۴ ۔ الاعلام ۲/ ۳۲ ۔ الایضاح ۲/ ۷۹

(۲) فہرست دار الکتب المصریۃ ۵/ ۴۱۱

(۳) الاعلام ۲/ ۳۰۷ ، نظم العقیان : ۱۰۹ ۔ الضوء اللامع ۳/ ۱۶۳

(۴) حالات کے لئے دیکھئے : الاعلام ۷/ ۶۷

(۵) الاعلام ۷/ ۲۸۰ ، الدارس النعیمی ۱/ ۷ ، البدر الطالع ۲/ ۲۴۵ الضوء اللامع ۹/ ۱۱۷

(۳۳) عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد، جلال الدین السیوطی[1] (۸۴۹ — ۹۱۱) ان کی کتاب "الوجیز فی طبقات الشافعیہ" ہے۔ الکشف: ۲۰۰۲۔ فہرست برلن لائبریری رقم ۱۰۰۴۲۔

(۳۴) محمد بن علی الداؤدی الشافعی المصری، شمس الدین[2] (م ۹۴۵ھ) ان کی کتاب سبکی کی "طبقات الشافعیہ" کا تکملہ اور ذیل ہے — الشذرات ۸/۲۶۴

(۳۵) عبداللہ الطیب بن عبداللہ بن احمد الیمنی، ابومحمد، المعروف بابن مخرمۃ[3] (۸۷۰ — ۹۴۷) ان کی کتاب "طبقات الشافعیہ" جس کو ابن الملقن کی کتاب "العقد المذہب" کا تکملہ اور ذیل قرار دیا ہے — ایضاح المکنون ۲/۷۹

(۳۶) ابوبکر بن ہدایۃ اللہ الحسینی الشافعی الکردی، الملقب "بالمصنف"[4] (م ۱۰۱۴ھ) ان کی تصنیف بھی "طبقات الشافعیۃ" ہے یہ کتاب بھی مختصر ہے اور طبقات الشیرازی کے ساتھ ۱۳۵۶ھ میں بغداد سے شائع ہوچکی ہے مگر اغلاط سے پُر ہے۔

(۳۷) عبداللہ بن حجازی بن ابراہیم الشرقاوی الازہری[5]، (۱۱۵۰ — ۱۲۲۷) ان کی کتاب "التحفۃ البہیۃ فی طبقات الشافعیۃ" ہے۔ اس کا ایک نسخہ برلن لائبریری میں رقم ۱۰۰۴۱ کے ذیل میں محفوظ ہے اور دوسرا نسخہ مصر کی خدیویہ لائبریری میں موجود ہے۔

---

(۱) معجم المطبوعات ۱۰۷۳، الضوء ۴/۶۵، شذرات الذہب ۸/۵۱
الاعلام ۴/۷۱

(۲) الاعلام ۷/۱۸۴ - اس میں "المالکی" ہے، فہرست خدیویہ لائبریری ۵/۸۱

(۳) النور السافر ۲۲۶ - ہدیۃ العارفین ۱/۴۳۳ - الاعلام ۴/۲۲۷

(۴) الاعلام ۲/۳۶

(۵) خطط مبارک ۳/۶۳ - الاعلام ۴/۲۰۷

فہرست برلن لائبریری ۹/ ۴۴۹ - فہرست خدیویہ لائبریری ۵/ ۲۹

(۳۸) "العقود فی طبقات الشافعیۃ"(۱)

---

(۱) فہرست برلن لائبریری ۹/ ۴۴۹ - کشف الظنون : ۲/ ۱۱۴۰ - ان دونوں مصادر میں صرف کتاب کا نام مذکور ہے اور نہ تو مؤلف کا نام تحریر ہے اور نہ سن تالیف۔

انتخاب الترغیب والترہیب

مؤلفہ: محدثِ جلیل حافظ زکی الدین المنذریؒ المتوفی ۶۵۶ھ

ترجمہ: مولوی عبداللہ صاحب طارق دہلوی

اعمالِ خیر پر اجر و ثواب اور بدعملیوں پر زجر و عتاب پر متعدد کتابیں لکھی گئی ہیں لیکن اس موضوع پر المنذری کی اس کتاب سے بہتر اور کوئی کتاب نہیں ہے اس کے متعدد تراجم وقتاً فوقتاً ہوئے مگر نامکمل ہی شائع ہوئے۔ کتاب کی افادیت اور اہمیت کے پیش نظر اس کی ضرورت تھی کہ اس میں مکررات اور سند کے اعتبار سے کمزور حدیثوں کو نکال کر اصل متن تشریحی ترجمہ کے ساتھ ملا کر طبع کرایا جائے۔ ندوۃ المصنفین نے نئے عنوانات اور نئی ترتیب کے ساتھ شائع کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ جس کی پہلی جلد آپ کے سامنے ہے جلد دوم زیر طباعت ہے۔ صفحات ۵۰۴ قیمت -/۱۵ مجلد -/۱۸

ندوۃ المصنفین، اُردو بازار، جامع مسجد دھلی ۱۱۰۰۰۶